شاہ ولی اللہ ایوارڈ

انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز

۱۶۲، جوگا بائی مین روڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی ۔ ۱۱۰۰۲۵

فون: 26981187, 26989253 فیکس: 26981104

E-mail: manzoor@ndf.vsnl.net.in

انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹو اسٹڈیز، نئی دہلی

انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹو اسٹڈیز کا قیام ۱۹۸۶ میں مسلم اسکالروں اور دانشوروں کے تعاون سے عمل میں آیا اور ۱۳/اپریل ۱۹۸۷ءکو سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ کے تحت اسے ایک رجسٹرڈ سوسائٹی کی حیثیت حاصل ہوگئی۔ اس کے اغراض ومقاصد میں روزِ اوّل ہی سے اسلام، ہندستانی مسلمان، ہندستان کے مذاہب سے متعلق مطالعات اور مسلمانوں سے متعلق بالخصوص اور ہندستانی قوم سے متعلق بالعموم مسائل کے تجزیے اور مطالعے شامل رہے۔

انسٹی ٹیوٹ نے اپنے آغاز ہی سے اسلام اور مسلمانوں سے متعلق امور، سماجی علوم، قوانین اور ان مضامین پر اسلامی پس منظر میں تحقیق ودریافت کو اپنا شعار بنایا، جن پر بالعموم کم ہی توجہ کی جاتی رہی ہے۔ اس کے تحقیقی امور ۲۳/اکیڈمک کمیٹیوں کی نگرانی میں انجام پاتے ہیں۔

انسٹی ٹیوٹ کا صدر دفتر، ۱۶۲، جوگا بائی مین روڈ، جامعہ نگر، نئی دہلی - ۱۱۰۰۲۵ میں واقع ہے۔ اس کی پانچ شاخیں علی گڑھ، چنئی، کالی کٹ، کولکاتا اور پٹنہ میں آئی او ایس چیپٹرس کے نام سے سرگرم عمل ہیں۔

اس ادارے کو اقتصادی وسماجی کونسل برائے تنظیم اقوام متحدہ کے تئیں مشاورتی حیثیت حاصل ہے۔

اب تک ادارے کے تحت ۴۸۰ سے بھی زیادہ پروجیکٹس، رپورٹس اور اہم کتابوں کے تراجم منظر عام پر آچکے ہیں۔ انسٹی ٹیوٹ کو ملک کے ممتاز علمائے کرام اور سماجی علوم کے ممتاز ماہرین کا تعاون حاصل ہے۔ اس اشتراکِ عمل نے انسٹی ٹیوٹ کو علوم قرآنی، علومِ حدیث اور اسلامی قوانین کے علاوہ مسلمانانِ ہند کے مسائل سے متعلق ایک ممتاز تحقیقی مرکز بنادیا ہے۔ اس سلسلے میں وقتاً فوقتاً قومی اور بین الاقوامی سطحوں پر کانفرنسیں، سیمینار اور ورک شاپس ہوتے رہتے ہیں۔ اب تک ۱۳۶۰ سے بھی زیادہ اجتماعات کا انعقاد ہو چکا ہے، جن میں نامور علما، دانشوروں اور مختلف میدانوں کے ماہرین نے شرکت کی۔ ان کے علاوہ مختلف موضوعات پر لکچروں کا بھی سلسلہ رہتا ہے۔ انسٹی ٹیوٹ نے مسلمانوں سے متعلق ایک آئی او ایس انفارمیشن سینٹر بھی قائم کیا ہے۔ آئی او ایس کے پانچوں چیپٹرس بھی اسی قسم کی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

انسٹی ٹیوٹ ''جرنل آف آبجیکٹو اسٹڈیز'' اور ''ریلیجن اینڈ لا ریویو'' کے نام سے دو مجلّے اور سہ ماہی اردو مجلّہ ''مطالعات'' بھی شائع کرتا ہے۔ اسی طرح انگریزی میں ماہانہ نیوز لیٹر اور آئی او ایس خبر نامہ بھی شائع کیا جاتا ہے۔ الیکٹرانک میڈیا کا بھی استعمال ہے۔ ۱۔ کرنٹ افیئرس، ۲۔ نقطۂ نظر اور ۳۔ خبرنامے منظر عام پر آتے ہیں۔ ان سب چیزوں کو www.iosworld.org پر دیکھا جاسکتا ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (1703–1762) ایک عظیم مفسر، بے مثال محدث، عدیم المثال صوفی، الٰہیات واسرار شریعت کے بے نظیر عالم، سماجیات وسیاسیات کے نکتہ داں، مصلح، مصنف، شارح، محشی اور شان دار استاد ومربی تھے۔ وہ برصغیر کی علمی، فکری، دینی اور سماجی تاریخ کی وہ عظیم شخصیت ہیں جنھوں نے تجدیدِ دین، احیائے علومِ شریعت، تصفیۂ عقائد، اصلاحِ معاشرہ، اقامتِ عدل اور مسلم امت کی فکری وروحانی تربیت میں ہمہ گیر خدمات انجام دیں۔ انھوں نے قرآنِ کریم کا فارسی ترجمہ کرکے عوام کے لیے دین کی راہیں آسان کیں، حدیث وسنت کی نشر واشاعت کے لیے مدارس ومساجد میں ایسا علمی ماحول قائم کیا جس نے بعد کی صدیوں کو متاثر کیا۔ اصولِ حدیث، فقہ واصولِ فقہ، کلام، اقتصادِ اسلامی، سیاستِ شرعیہ، تصوف وسلوک اور معاشرتی اصلاح، ہر میدان میں انھوں نے علمی بنیادیں فراہم کیں۔ ابن تیمیہؒ، غزالیؒ اور مجدد الف ثانیؒ کے افکار کو ایک ہم آہنگ اور متوازن نظامِ فکر میں ڈھالا۔ حجۃ اللہ البالغہ، ازالۃ الخفاء، المسوی، المصفی، الخیر الکثیر، العقد الجید، الإنصاف، الفوز الکبیر اور الخیر الکثیر جیسے آثار چھوڑے۔ انھوں نے ہندستانی معاشرے کی دینی کمزوریوں، سیاسی زوال، طبقاتی کش مکش اور مسلکی جمود کو گہری بصیرت سے پہچان کر ایک جامع اصلاحی لائحۂ عمل پیش کیا، اور اپنے فرزندوں وشاگردوں کے ذریعے ایک ایسی علمی تحریک کی بنیاد رکھی جس نے پورے برصغیر کے فکری، تعلیمی اور روحانی نقشے کو بدل دیا۔ غرض یہ کہ امام ولی اللہ دہلویؒ برصغیر کی وہ عظیم شخصیت ہیں جن کی دعوت میں کتاب وسنت کی روشنی، مذہبی اعتدال، اجتماعی شعور اور عملی حکمت ایک ہی جگہ جمع نظر آتی ہے۔

شاہ ولی اللہ ایوارڈ

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی یاد میں انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز نے ۱۹۹۹ء سے شاہ ولی اللہ ایوارڈ کا سلسلہ جاری کیا ہے۔ شاہ صاحب نے اسلامی علوم کے سلسلے میں جو انتہائی اہم اور چوگوشہ خدمات انجام دی ہیں، ان میں قرآن پاک کا ترجمہ وتفسیر، حدیث، فقہ، تصوف اور اسلامی فلسفہ شامل ہیں۔ قرآن کریم سے متعلق ان کی تصنیفات ہر میدان میں نہایت اہم اور بنیادی کردار ادا کرتی ہیں۔

اسلامی قدروں کے فروغ وارتقا میں شاہ صاحب کی ان خدمات جلیلہ کی یادوں کو شاداب اور قلب ونظر کو منور رکھنے کی غرض سے انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز نے سماجیات، ادبیات، قانون اور اسلامیات کے میدانوں میں کارہائے نمایاں انجام دینے والے ممتاز علما اور دانشوروں کی قدر افزائی کے لئے ''شاہ ولی اللہ ایوارڈ'' کا سلسلہ قائم کیا ہے۔ ایک لاکھ روپے کا اعزازیہ (بہ ذریعہ چیک) ایک سپاس نامے، مومنٹو اور ایک شال پر مشتمل یہ ایوارڈ ہر سال کسی ایک منتخب ہندستانی عالم یا دانشور کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

شاہ ولی اللہ ایوارڈ کی اسکیم کا انتظام وانصرام انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز کی مجلس منتظمہ کے ذریعے مقرر کردہ ایک خود مختار بورڈ کرتا ہے۔ یہ بورڈ کم از کم تین ممتاز ماہرین پر مشتمل ایک مجلس منتخبہ کی تشکیل کرتا ہے، جو ایوارڈ کی حقدار شخصیت کا انتخاب کرتا ہے۔ بورڈ کی طرف سے ہر سال ایوارڈ کے موضوع یا میدانِ کار کا تعین کر کے اس کا اعلان کرتا ہے۔

ہر سال موضوع کی مناسبت سے مجلس منتخبہ کی از سر نو تشکیل بھی عمل میں آتی ہے۔

ایوارڈ کے لیے یونیورسیٹیوں، عربی مدارس، اسلامی جامعات، تسلیم شدہ اداروں اور نمایندہ انجمنوں کے ان اکابر اور ممتاز ومعروف شخصیتوں کی تجاویز پر غور وخوض کیا جاتا ہے جن سے انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹیو اسٹڈیز موضوعات کے اعتبار سے نامزدگی کی درخواست کرتا ہے۔

شاہ ولی اللہ ایوارڈ حاصل کرنے والی شخصیات

حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ

حضرت مولانا قاضی مجاہد الاسلام قاسمیؒ

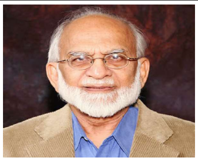

پروفیسر محمد نجات اللہ صدیقی

حضرت مولانا محمد شہاب الدین ندویؒ

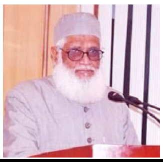

پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقیؒ

پروفیسر سید طاہر محمود

حضرت مولانا تقی الدین ندوی

ڈاکٹر خلیل عباسی صدیقیؒ

سید مصطفیٰ رفاعی جیلانی ندویؒ

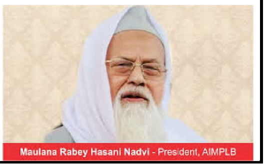

حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندویؒ

جناب افتخار گیلانی

پروفیسر عبید اللہ فہد

حضرت مولانا سید جلال الدین عمریؒ

اگلے ایوارڈ کے لیے ''سیرت نبوی ﷺ کا علمی مطالعہ'' کا موضوع طے کیا گیا ہے۔

شاہ ولی اللہ ایوارڈ کے قواعد وضوابط

۱۔ ایوارڈ کا انتظام وانصرام انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹو اسٹڈیز کی مجلس منتظمہ کے ذریعے مقرر کردہ خود مختار بورڈ کرے گا۔

۲۔ یہ بورڈ کم از کم تین ممتاز ماہرین پر مشتمل ایک مجلس منتخبہ کی تشکیل کرے گا، جو ایوارڈ کی مستحق شخصیت کا انتخاب کرے گی۔ مجلس منتخبہ کے ارکان کا انتخاب ایوارڈ کے موضوع سے متعلق ماہرین میں سے کیا جائے گا۔ موضوع کی مناسبت سے ہر سال مجلس منتخبہ کی از سر نو تشکیل عمل میں آئے گی۔

۳۔ بورڈ ہر سال ایوارڈ کے موضوع یا میدان کار کو طے کرے گا۔

۴۔ ہندستان کا شہری ہی اس ایوارڈ کو پانے کا اہل ہوگا۔

۵۔ ایوارڈ کے لیے یونیورسٹیوں، اسلامی جامعات، دار العلوم، تسلیم شدہ اداروں اور نمایندہ انجمنوں کے ان اکابرین اور ممتاز ومعروف شخصیتوں کی تجاویز پر غور وخوض کیا جائے گا، جن سے انسٹی ٹیوٹ آف آبجیکٹو اسٹڈیز نے نام زدگی کی درخواست کی ہوگی۔

۶۔ اردو، فارسی، عربی اور انگریزی کے علاوہ کسی دوسری زبان میں تصنیفات وتالیفات ہونے کی صورت میں ماہرین مجلس منتخبہ کے ملاحظہ کے لیے ان کی انگریزی تلخیص ہم رشتہ ہونی چاہیے۔

۷۔ ایوارڈ کے لیے خود نام زدگی (اپنا نام پیش کرنا) قابل غور نہ ہوگی۔

۸۔ انعام کے لیے علما، دانشوروں کے انتخاب کے لیے اُن کے کارہائے نمایاں کی تفصیلات معینہ فارم پر ہی قابل قبول ہوں گی۔

۹۔ ایوارڈ کے لیے ناموں میں موضوع سے متعلق شخصیتوں کے مجموعی کام پیش نظر رہیں گے۔

۱۰۔ ایوارڈ یافتگان اگلے پانچ برس تک انسٹی ٹیوٹ کا دوسرا کوئی ایوارڈ پانے کے اہل نہ ہوں گے۔

۱۱۔ ایوارڈ کے لیے ناموں کی تجویز کے ہم راہ متعلقہ شخصیت کے جامع تعارف کے ساتھ اس کی وہ کاوشیں بھی ممکن حد تک بھیجی جائیں، جن کے پیش نظر اسے ایوارڈ کا مستحق سمجھا گیا ہے۔

۱۲۔ ایوارڈ کے لیے موزوں شخصیت کے انتخاب میں بورڈ کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

۱۳۔ مجلس منتخبہ کے نزدیک کوئی موزوں اور اہل شخصیت نہ ہونے کی صورت میں ایوارڈ کو موخر یا ملتوی کردینے کا کامل اختیار بورڈ کو حاصل ہوگا۔

۱۴۔ ایسی صورت میں جب ایوارڈ کے لیے کوئی واضح نام سامنے نہ آیا ہو یا تجویز کرنے والوں کی رائیں منقسم ہوگئی ہوں یا بورڈ کے ذریعے نامزد شخصیت ایوارڈ لینے سے انکار کردے تو شاہ ولی اللہ ایوارڈ بورڈ کو اختیار ہوگا کہ وہ ایوارڈ کے لیے کسی دوسرے ممتاز اور مستحق اسکالر کو نامزد کردے۔

۱۵۔ یہ ایوارڈ بعد از مرگ بھی دیا جاسکتا ہے بہ شرطے کہ نام زد شخصیت کا انتقال نام زدگی کی آخری تاریخ سے گزشتہ پانچ سال کے دوران ہی ہوا ہو۔

سولھواں شاہ ولی اللہ ایوارڈ

موضوع

سیرت نبوی ﷺ کا علمی مطالعہ

نام تجویز کرنے کی آخری تاریخ ۱۶/ جون ۲۰۲۶ مقرر کی گئی ہے۔

انسانوں کی رہنمائی اور کامیابی کے لئے اللہ نے آفرینش آدم سے ہی پیغمبروں اور رسولوں کو بھیجنے کا سلسلہ جاری رکھا، اور متعدد رسولوں کے ساتھ اپنی کتابیں بھی نازل فرمائیں۔ یہ پیغمبر اور رسول ہر قوم میں اور ہر علاقہ میں آئے، لیکن ان میں سے کچھ ہی پیغمبروں کے نام اور علاقے آج ہمیں معلوم ہیں۔ اسی طرح اللہ نے اپنی کتابیں اور صحیفے مختلف اوقات میں نازل فرمائے، لیکن ان میں بھی چند ہی کتابوں کے بارے میں آج اطلاع موجود ہے، اور وہ کتابیں بھی اس وقت اپنی اصل زبان میں دنیا کے اندر موجود نہیں ہیں، صرف ان کے غیر مستند نسخوں کے ترجمے پائے جاتے ہیں۔

البتہ الٰہی منصوبہ کے مطابق نبی آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جب آخری نبی بنا کر بھیجے گئے اور ان پر اللہ نے اپنی آخری کتاب قرآن مجید اتاری، تو ان دونوں کو مستند اور محفوظ بنائے رکھنے کا پورا اہتمام کیا گیا۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ کی زندگی کی تاریخ کی مکمل روشنی میں موجود ہے، اور قرآن مجید اپنے ایک ایک حرف اور تلفظ کے ساتھ اپنی اصل زبان میں ہر جگہ موجود اور محفوظ ہے۔

نبی کریم ﷺ کی زندگی ‘سیرت’ کہلاتی ہے، اور یہ نام اسی موضوع کے ساتھ وابستہ ہوگیا ہے۔ دوسروں کی زندگی بیان کرنے کے لئے سوانح اور تذکرہ جیسے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ سیرت کے موضوع پر قدیم اور جدید دور میں عظیم ترین علمی سرمایہ تیار ہوا ہے، اور اس موضوع پر وقیع لائبریری موجود ہے۔

‘سیرت’ نبی آخر الزماں ﷺ کی زندگی اور آپ کی ہدایات وتعلیمات کا مجموعہ ہے۔ یہ سیرت ایک جانب قرآن کریم کی عملی تشریح اور تعبیر ہے، دوسری طرف یہ سیرت پوری انسانیت کے لئے رول ماڈل اور اسوہ ہے۔ خود قرآن کریم نے اس ماڈل کو اپنانے اور اس سیرت کو نمونہ زندگی بنانے کا بار بار حکم دیا ہے۔ اللہ کا ارشاد ہے: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ " حَسَنَةٌ "، (احزاب: ۲۱)، اور ارشاد ہے: وَمَآ اٰتٰئكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰئكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ، (حشر: ۷)۔ رسول کی سیرت کی پیروی کرنے کا حکم دیتے ہوئے اسے ہی تعلق مع اللہ کی علامت قرار دیا گیا ہے، کہا گیا: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ، (آل عمران: ۳۱)۔ اس لئے ضروری تھا کہ یہ ماڈل اور سیرت پوری طرح منقول ہو اور محفوظ رہے۔ اللہ نے اس کا انتظام خود کیا اور دو طریقوں سے اس کی حفاظت کی گئی۔ ایک یہ کہ خود قرآن کریم کی آیات میں رسول اکرم ﷺ کی سیرت کو بیان کر کے محفوظ کر دیا گیا، چنانچہ نبی کریم ﷺ کی زندگی اور آپؐ کے عادات واطوار، خانگی اور سماجی تعلقات، اور قومی وبین الاقوامی معاملات وغیرہ کی بیشتر تفصیلات قرآنی آیات میں جگہ جگہ بیان کی گئی ہیں، یہ بھی بتایا گیا کہ نبی ﷺ کیا تعلیمات اور ہدایات دیتے ہیں اور کیسے اخلاق وکردار رکھتے ہیں۔ اس طرح سیرت نبوی ﷺ کی عملی تفصیلات قرآنی آیات اور اس کا متن بن کر آج ہمارے سامنے موجود ہیں۔ سیرت کی حفاظت کا دوسرا طریقہ یہ تھا کہ نبی کریم ﷺ کے ازواج واہل خانہ اور آپؐ کے اصحاب ورفقاء نے رسول اللہ ﷺ کی زندگی اور آپؐ کے فرمودات کو پورے اہتمام اور ذمہ داری کے ساتھ محفوظ اور بیان کیا، ان پر خود عمل کیا، اور اپنے دیگر ساتھیوں اور شاگردوں کو ان کی تفصیلات بتائیں۔ سیرت نبوی ﷺ کا یہ حصہ حدیث اور سنت کے نام سے باضابطہ ایک فن کی شکل میں وجود میں آیا، جس میں نبی کریم ﷺ کے فرمودات واقوال، آپؐ کے اعمال وافعال اور آپؐ کے سامنے پیش آنے والے واقعات کو کمال ذمہ داری اور مکمل احتیاط کے ساتھ درج اور نقل کیا گیا، اور ان کے استناد کے لئے روایت اور اسناد کا مضبوط نظام اپنایا گیا، اور سلسلہ روایت واسناد کی چھان پھٹک اور اعتبار واستناد کے لئے ‘اسماء الرجال’ کا عظیم فن وجود میں لایا گیا جس میں صحابہ کرام سے لے کر بعد کے ادوار تک کے ان لاکھوں لوگوں کی زندگیوں کی تفصیلات جمع کی گئیں جو احادیث وروایات سنت کے سلسلہ اسناد میں کسی جگہ بھی آئے تھے۔ چنانچہ روایات حدیث وسنت اور اسماء الرجال کے فن پر اتنا عظیم الشان کتابی ذخیرہ تیار ہوا ہے کہ جس کی مثال پیش کرنے سے دنیا کی تاریخ قاصر ہے، اور جس میں اعتبار واستناد کی تحقیق کے لئے ایسے تمام طریقے اپنائے گئے جہاں تک ذہن انسانی کی رسائی ہوسکتی ہے۔

سیرت نبوی ﷺ یوں تو پوری انسانیت کی ضرورت ہے اور تا قیامت ہر فرد بشر کے لئے نمونہ وماڈل ہے، لیکن اسلام کے نام لیواؤں نے اس فن کے ساتھ اپنی محبت وشیفتگی اور عقیدت واحترام کا بے مثال نمونہ پیش کیا ہے، اور علم کی دنیا میں اس فن شریف کی خدمت کے انوکھے اور مفید ترین طریقے اختیار کئے ہیں۔ چنانچہ سیرت نبوی ﷺ سے وابستہ دو چار نہیں دسیوں علوم کی شاخیں وجود میں لائی گئیں اور ہر فن پر تصنیفات کا انبار لگا دیا گیا ہے۔ اب علوم کی شاخ در شاخ کے نتیجہ میں ‘سیرت نبوی ﷺ’ ایک مخصوص وممتاز فن بن چکا ہے، جس میں رسول اللہ کی حیات طیبہ اور آپؐ کی ذاتی زندگی کی تمام تر تفصیلات یکجا ومرتب بیان کی جاتی ہیں۔ آپ ﷺ کی تعلیمات اور قرآنی تشریحات کے لئے حدیث اور سنت کے عظیم فنون وجود میں آئے ہیں، اور ان کی روایت وتحقیق کے لئے دسیوں بیسیوں فنون بنا کر ان پر ہزاروں تصنیفات تیار کی گئی ہیں۔ اس کا بہت ہلکا سا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے نعلین مبارک کی تفصیل پر، اسی طرح آپ ﷺ کے زلف وریش مبارک، عمامہ ومسواک اور آپ ﷺ کی اونٹنی اور جانوروں پر دو چار نہیں بیسیوں اور پچاسوں کتابیں پائی جاتی ہیں۔ آپ کی ازواج، اولاد، گھر، لباس، کھانا پینا، تجارت وکاروبار اور ایک ایک جزئیہ پر باضابطہ اور مستقل تصنیفات موجود ہیں۔ سیرت کے مرکزی حصہ یعنی آپ ﷺ کی شب وروز کی زندگی کی تفصیلات پر تو سینکڑوں نہیں ہزاروں تصنیفات پائی جاتی ہیں، اور ان کی ضخامت کا یہ عالم ہے کہ ایک ایک کتاب پندرہ اور بیس بیس جلدوں میں ہے، جس کے صفحات ہزاروں میں پائے جاتے ہیں۔

سیرت نبوی پر تصنیف اور اس کے علمی مطالعہ کا یہ سلسلہ زریں خود صاحب سیرت علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے، اور سلسلہ سیرت نگاران کے مقدس دربار میں جگہ پانے والوں کی فہرست طویل سے طویل ہوتی جارہی ہے۔ صحابہ کرام اور ان کے شاگردان یعنی تابعین اور تبع تابعین نے اس موضوع پر تصنیفی سرمایہ تیار کیا اور ان اولین مراجع ومصادر کا معتد بہ ذخیرہ آج دستیاب ہے۔ پھر فن نکھرتا گیا تو مغازی عروہ بن زبیر اور موسیٰ بن عقبہ وغیرہ کے بعد سیرت ابن اسحاق اور سیرت ابن ہشام وغیرہ نے سیرت نبوی ﷺ کو ایک منفرد فن کے طور پر پیش کیا۔ پھر یہ سلسلہ چل پڑا، اور

ہر دور میں اس پر کتابیں لکھی جانے لگیں۔ سیرت نبوی ﷺ پر تصنیف کا یہ سلسلہ کبھی تھما نہیں، اور کسی علاقہ میں رکا نہیں۔ چنانچہ دنیا کی ہر زبان میں سیرت نبوی ﷺ موجود ہے۔ عربی زبان کے بعد، فارسی اور پھر اردو زبانوں میں نیز انگریزی زبان میں سیرت نبوی ﷺ کی تصنیفات کا شمار بھی مشکل امر ہے۔ خود برصغیر میں سیرت نبوی ﷺ کی پچاسوں وقیع تصنیفات کے ساتھ ساتھ سیرت النبی ﷺ کا عظیم الشان انسائیکلو پیڈیا اور نقوش سیرت کی شاندار وضخیم 15 جلدیں اس سلسلہ زریں کی قابل فخر وشکر مثالیں ہیں۔

سیرت نبوی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر اور مختلف جہتوں سے ان تصنیفات نے سیرت کا علمی مطالعہ کیا ہے، اور ان کے استناد کے ساتھ ان کی عصری معنویت کو نمایاں کیا ہے، تاکہ سیرت رسول ﷺ سب کے لئے اور ہر طرح کے احوال میں 'رول ماڈل' اور 'اسوہ حسنہ' کے بطور سامنے موجود رہے۔ کیونکہ یہی سیرت قرآن کی عملی شرح ہے۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا کہ 'كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآن ، یہ سیرت سماج کے ہر ہر فرد کے لئے نمونہ ہے، یہی سیرت ہر طرح کے حالات کے لئے رہنمائی اور گائیڈنس ہے، ''فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ مَعَهٗٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ '(اعراف: ۱۵۷)، اور اسی سیرت میں زمانہ کے چیلنجوں کا جواب اور فکر سلیم کی عکاسی ہے۔ یہ سیرت معجزہ بھی ہے، نبوت کی عملی دلیل ہے، مفصل اور محفوظ ہے، یہ رہنمائی اور ہدایت ہے، اور اسی کے ذریعہ اسلام کی ترجمانی ہوتی ہے، یہی اللہ کا آخری اور فائنل پیغام ہے، اور اسی کے ساتھ دنیا میں سعادت اور آخرت میں فلاح وابستہ ہے۔

اہل علم وتصنیف نے سیرت نبوی ﷺ کا علمی مطالعہ ہمہ جہتی کیا ہے، اور اس کے ایک ایک پہلو پر اپنی بہترین صلاحیتیں بڑے اعزاز وفخر اور احساس تشکر وامتنان کے ساتھ صرف کی ہیں، اور الگ الگ اسلوب وانداز میں سیرت نبوی ﷺ کا پیغام دنیا کو پیش کیا ہے۔

16 ویں شاہ ولی اللہ ایوارڈ کے لئے یہی موضوع 'سیرت نبوی کا علمی مطالعہ' طے کیا گیا ہے۔ سیرت کے وسیع میدان اور اس کے مختلف پہلوؤں کے دائرہ میں علمی کام کرنے والوں کے ناموں کی پیش کشی کے لئے گذارش کی جاتی ہے۔

مقابلۂ مقالہ نگاری

(جونیئر کٹیگری)

انسٹی ٹیوٹ نے جونیئر کیٹگری کے لئے نوجوان اسکالروں اور تحقیق کرنے والے افراد کے لئے مقالہ نگاری کے مقابلے میں شرکت کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس میں سب سے عمدہ مقالے پر پچیس ہزار (۲۵۰۰۰) روپئے کا نقد انعام مختص کیا گیا ہے۔

جونیئر کیٹگری میں پہلا انعام ۲۰۰۲ء کے لیے ''شاہ ولی اللہ کی قرآنی فکر'' کے موضوع پر سب سے عمدہ مقالہ لکھنے کی بنا پر جناب محبوب فروغ احمد قاسمی (دارالعلوم، دیوبند) کو دیا گیا۔ دوسرا محترمہ نجم السحر تحسین ایس (چکمگلور، کرناٹک) اور مفتی محمد سراج الدین قاسمی (اسلامک فقہ اکیڈمی، نئی دہلی) کو مشترکہ طور پر ''حقوق انسانی اسلامی تناظر میں'' تیسرا جناب انیس احمد فلاحی کو ''اختلاف امت اور ملی اتحاد کی سبیل'' کے موضوع پر عمدہ مقالہ لکھنے کی بنا پر انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔ چوتھا پروفیسر فیضان مصطفیٰ اور ڈاکٹر افروز عالم کو ''اسلامی قانون کے تناظر میں نظام آئین'' کے موضوع پر دیا گیا اور پانچواں انعام محترمہ نجم السحر اور جناب کفایت اللہ کو ''تعلیم اسلامی تناظر میں'' کے موضوع پر مشترکہ طور پر دیا گیا، چھٹا انعام ڈاکٹر نشید امتیاز کو ''ذرائع ابلاغ، سماج اور ہندوستانی مسلمان'' کے موضوع پر دیا گیا، ساتواں انعام ڈاکٹر معراج احمد معراج اور ڈاکٹر انیتا کماری کو ''اسلام کا سیاسی نظام اور عصری مسائل'' کے موضوع پر مشترکہ طور پر دیا گیا اور آٹھواں انعام محترمہ فریدہ حسینی کو ''دعوت اسلام اور عصر حاضر کے تقاضے'' کے موضوع پر دیا گیا۔ اگلے مقالے کا عنوان ''ہندوستان میں غیر مسلموں کے ساتھ مسلم حکمرانوں کا برتاؤ'' طے کیا گیا تھا۔ اس عنوان پر ڈاکٹر مفتی محمد صلاح الدین ایوبی کے مقالے کا انتخاب کیا گیا۔ یہ انعام انھیں سولہویں شاہ ولی اللہ ایوارڈ کے موقع پر دیا جائے گا۔

اب آئندہ کے لیے مقالے کا عنوان ''**امن عالم کے قیام میں فکر اسلامی کا کردار**'' طے کیا گیا ہے۔

آئی او ایس اسلامی فکر رکھنے والے صاحبِ علم وقلم حضرات کو مندرجہ ذیل شرائط یا ہدایات کے مطابق مقالہ نگاری کے مقابلے میں شرکت کے لیے مدعو کرتا ہے۔

- اس مقابلہ میں وہی اسکالر حصہ لے سکتے ہیں جن کی عمر ۴۵ سال سے کم ہو۔
- مقالہ طبع زاد اور معیاری اور دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیے۔
- مقالہ نگار اپنے تعلیمی کوائف کے ساتھ مقالے کی چار نقلیں آئی او ایس کو ارسال کریں۔
- مقالے کی تصنیف میں مستعمل تمام حوالوں کی فہرست مقالے کے ساتھ منسلک کرنا لازمی ہے۔
- مقالے کو کسی دوسرے دیگر ادارے یا تنظیم کی جانب سے انعام یافتہ نہیں ہونا چاہیے۔

- اگر مقالہ آئی او ایس کی جانب سے سب سے عمدہ قرار دئے جانے کی صورت میں انعام کا مستحق ہوتا ہے تو آئی او ایس کو انعام یافتہ مقالے کی طباعت اور اشاعت کا اختیار کلی حاصل رہے گا۔

بہترین مقالے کے انتخاب پر آئی او ایس کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

مقالہ موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ رجون ۲۰۲۶ء مقرر کی گئی ہے۔

موضوع: ''امن عالم کے قیام میں فکر اسلامی کا کردار''

(مقالہ اردو، ہندی اور انگریزی میں لکھا جا سکتا ھے)

اسلام کے تصور امن میں بڑی وسعت وجامعیت ہے۔اسلام کا فلسفہ وحکمت اور قانون وشریعت کو قرآن سبل السلام قرار دیتا ہے۔ دین اسلام دنیا وآخرت دونوں کی سلامتی کی دعوت دیتا ہے۔وہ سلامتی کی طرف بلاتا اور سلامتی کا راستہ دکھاتا ہے۔موت کے بعد کی ابدی زندگی کی بشارت دیتے ہوئے اسے دارالسلام کی تعبیر اختیار کرتا ہے۔لهم دارالاسلام عند ربهم، والله يدعو إلى دار السلام، یعنی اللہ تعالیٰ سلامتی کے اس گھر کی طرف بلاتا ہے، جو لوگ اپنے رب کی ہدایت کی قدر کریں گے ان کے لیے نہ ماضی کا کوئی غم ہوگا اور نہ مستقبل کا کوئی خطرہ۔اس کی معاشرتی تعلیم میں باہم ملتے ہوئے جس شعار کی تعلیم دی گئی ہے وہ السلام علیکم ہے۔ یعنی تم پر سلامتی ہو۔سلامتی کی یہ دعا دنیا کے اعتبار سے بھی ہے اور آخرت کے اعتبار سے بھی۔یہی وجہ ہے کہ امن وسلامتی اسلام کی سچی تعبیر اور حقیقت بن کر نمایاں ہے۔ دوسرے لفظوں میں اسلام بدامنی اور فساد فی الارض کی تباہی کے اس جہنم سے نجات کی دعوت دیتا ہے۔خدا کی صفات میں "السلام" اور "المؤمن" کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔ یعنی وہ ذات حق سراسر سلامتی، سکھ، چین کے ساتھ امان دینے والی ہے، شیاطین جن وانس کے حملوں سے بچنے کے لئے بندہ مومن اسی کی پناہ ڈھونڈتا ہے اور وہی اس کو اپنی پناہ میں لیتا ہے۔

امن کا قیام انسانی تاریخ میں ہمیشہ مرکزی اہمیت کا حامل رہا ہے۔اس دنیا میں فساد منشائے الٰہی کے خلاف ہے۔عداوت، کینہ، حسد اور ظلم وزیادتی کی حمایت کرنے والوں کا ذکر کرتے ہوئے قرآن نے بتایا کہ ''وَ يَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا وَ اللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ''۔گویا فساد فی الارض قانونِ الٰہی کی خلاف ورزی اور اس کی مخالفت ہے۔اس سے اس کائنات کے تکوینی اور تشریعی نظام میں تصادم واقع ہوتا ہے۔جس سے اس زمین کی برکتیں ختم ہو جاتی ہیں۔انسانیت ہلاکت وبربادی کے گہرے کھڈ میں گر جاتی ہے۔خدا کی اس سرزمین پر قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ بغض وحسد کے جذبات سے مغلوب ہو کر قابیل نے ہابیل سے کہا کہ تم کو قتل کر دوں گا، تو ہابیل نے جواب دیا کہ اگر تم نے میرے قتل کے لیے ہاتھ بڑھایا تو خیر مجھے قتل کر ڈالو، مگر میں تو اپنا ہاتھ تمہارے قتل کے لیے کبھی نہ اٹھاؤں گا۔(28:5) یہ حقیقت ہے کہ جب جب دنیا پر ظلم وفساد اور آگ وخون کے خطرات نے انسانی تمدن کو نقصان پہنچایا تو خدا کی ہدایت نمودار ہوئی اور ایمان واخلاق اور قانون وشریعت کا چراغ روشن کر کے صالحین وابرار نے امن وآشتی کو بحال کرنے کی بھرپور جدوجہد کی۔سورہ روم میں روم وایران کے درمیان تصادم وکشمکش اور جنگ وجدال کا ذکر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ ''ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ لِيُذِيقَهُمْ بَعْضَ الَّذِي عَمِلُوا لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ "خشکی اور تری ہر جگہ لوگوں کے اعمال کے نتیجے میں فساد چھا گیا ہے تا کہ اللہ ان کے بعض کرتوتوں کا مزہ چکھائے تا کہ یہ رجوع کریں۔''

اسلام کی خصوصی برکات اور خدائی فضل وانعام کو قرآن کے مخاطبین کو یوں یاد دلایا گیا کہ ''وَ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَآءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا" یعنی ''اور اپنے اوپر اللہ کے اس فضل کو یاد کرو کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اللہ نے تمہارے دلوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑ دیا اور تم اس کے فضل سے بھائی بھائی بن گئے''۔اسلام انسانیت کی حفاظت، بقا اور زندگی کے لیے دینِ فطرت اور صراط مستقیم ہے۔قومی زندگی کی سلامتی، بقا اور استحکام کے لیے اسلام کی تعلیم ہے کہ "وَ أَطِيعُوا اللَّهَ وَ رَسُولَهُ وَ لَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَ تَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَ اصْبِرُوا إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّبِرِينَ" یعنی ''اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں اختلاف نہ کرو کہ تم پست ہمت ہو جاؤ اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے اور ثابت قدم رہو۔بے شک اللہ ثابت قدموں کے ساتھ ہے۔''

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے توحید کا جو عالمی مرکز بنایا اس کے لیے انھوں نے دعا کی تھی "رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا" یعنی اے میرے رب اس سرزمین کو امن کی سرزمین بنا'' حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا قبول ہوئی اور اس شہر کا نام ہی بلد امین قرار پایا۔گویا دوسرے لفظوں میں یہ پیغام دیا کہ کسی حال میں بھی تم زمین میں فساد نہ برپا کرو، امن قائم کرو اور اسے استحکام بخشو۔ورنہ امن وآزادی کو جب خطرہ لاحق ہوگا، ظلم وزیادتی اور سرکشی وتعدی اپنی انتہا کو پہنچ کر انسانی تمدن کو خاک آلود کر دیگا۔یہی وجہ ہے کہ مقاصد شریعت کی فہرست میں زمین سے فساد کے خاتمہ اور امن کے قیام کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

آج عالمِ انسانیت کے امن کو خطرات لاحق ہیں۔مفادات، تعصّبات اور فرقہ وارانہ جنون کی قوتیں تہذیب وشرافت اور امن پسندی کے خاتمہ پر مصر ہیں۔ان حالات میں اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ محبت، مواسات اور انسانی اخوت کا رشتہ مضبوط ہو، عدل وانصاف ہو اور نفرتیں اور دوریاں کم ہوں۔تا کہ امن کے قیام کی جانب قدم بڑھے۔یہ انسانیت کی اعلیٰ خدمت ہے۔

''وہ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں لیکن خدا اس کو کامیاب کر کے رہے گا خواہ انکار کرنے والوں کو یہ بات کتنی ہی کھلے!''

اسی تناظر میں 16 ویں شاہ ولی اللہ ایوارڈ کے موقع پر جونیر کیٹیگری کے مقابلہ نویسی کے لیے موضوع ''امن عالم کے قیام میں فکر اسلامی کا کردار'' رکھا گیا ہے۔ آپ کو دعوت دی جاتی ہے کہ اس موضوع پر تحقیقی مقالہ تحریر فرمائیں۔

❑ ❑ ❑